ہفت روزہ

WILAYAT TIMES

ولایت ٹائمز سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:2☆ شمارہ نمبر:34☆ تاریخ:13 جون تا19 جون2016ء بمطابق 7 رمضان المبارک تا13 رمضان المبارک1437ھ☆ صفحات:8☆ قیمت:5 روپے

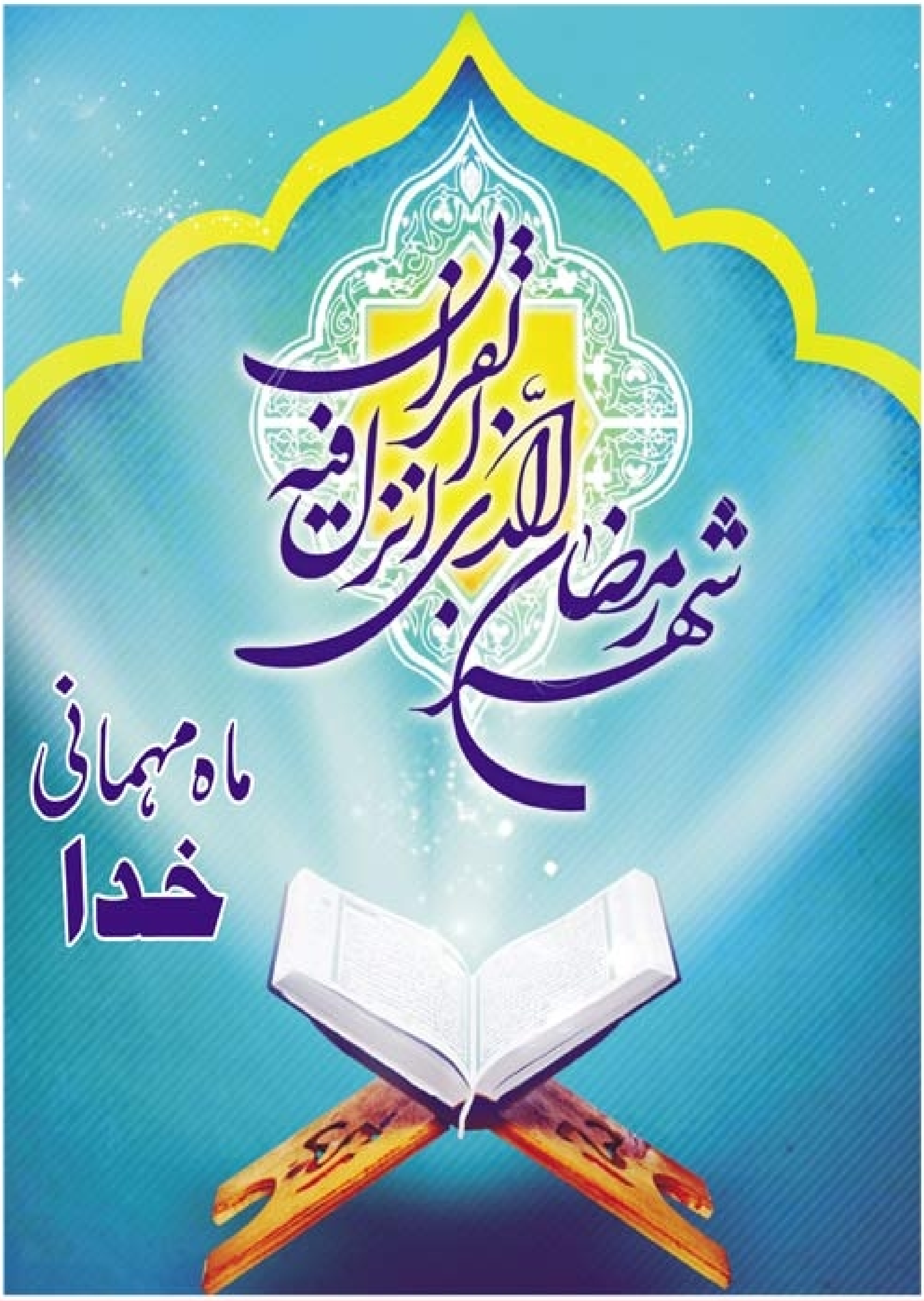

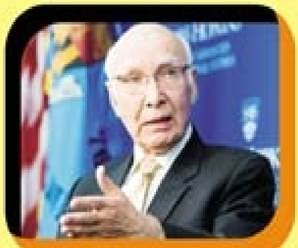

امریکہ مفاد پرست ہے

۴

امریکہ بڑا دشمن ۴

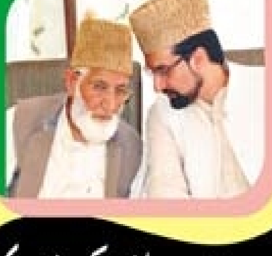

ایجی ٹیشن چلانے کی دھمکی

۴

www.wilayattimes.com

شهر رمضان الذی انزل فيه القران

تحریر: طاهر عبدالله

خداوند عالم اس ماہ میں اپنے بندوں کے گناہوں کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے اور انہیں بخش دیتا ہے روزہ کو فارسی میں روزہ داری، عربی میں صوم، ہندی میں برت اور انگریزی میں فاسٹنگ کہتے ہیں۔ روزہ رکھنے کا حکم رب دو جہاں نے قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۸۳ (**یا ایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون**) میں اس طرح دیا ہے کہ اے ایمان والو! آپ پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے والوں پر فرض کئے گئے تھے، تا کہ تم پرہیزگار بنو۔ یہ روزہ رکھنے کا حکم دو شعبان دو ہجری یعنی ۸۲ جنوری ۶۲۴ء کو مدینہ میں نازل ہوا۔ رمضان المبارک وہ واحد مہینہ ہے، جس کا نام سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۸۵ (شهر رمضان الذی انزل فیہ القران) میں آیا ہے، جس میں خداوند قدوس فرماتے ہیں کہ رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ کتاب مستدرک الوسائل میں فرمان رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ رمضان گناہوں کو جلا دینے والا مہینہ ہے اور خداوند عالم اس ماہ میں اپنے بندوں کے گناہوں کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے اور انہیں بخش دیتا ہے۔ ماہ رمضان عربی مہینوں کا نواں مہینہ ہے، جو تمام مہینوں سے افضل ہے اور اسی مہینے میں سب راتوں سے افضل رات شب قدر بھی موجود ہے، جو ہزار مہینوں (۸۳ سال اور ۴ ماہ) سے بہتر ہے۔

روزہ کسی نہ کسی شکل اور نوعیت میں دنیا کے تقریباً تمام مذاہب، اقوام اور دیگر مخلوقات میں بھی پایا جاتا تھا اور آج بھی پایا جاتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں روزہ کو بھی اقوام سے متعلق بتایا گیا ہے۔ روزہ ایک ایسا امر ہے، جو انسانی فطرت کے ساتھ بالکل سازگار ہے۔ وہ قومیں جو آسمانی ادیان کے تابع نہیں تھیں، جیسے مصر، یونان اور روم کی قدیم اقوام یا ہندوستان کے بت پرست لوگ، یہ سارے کے سارے اپنے اپنے عقائد کے مطابق روزہ رکھتے تھے اور آج بھی روزہ رکھتے ہیں۔ اسلام کے علاوہ یہودیت اور عیسائیت کی ابتدا بھی سچے پیغمبروں سے ہوئی تھی، لیکن باقی مذاہب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دراصل آسمانی ہدایت کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں، یا پھر پیش کرنے والوں نے خدائی شریعت کے رنگ ڈھنگ میں نقالی کی ہے۔ بہر حال ان تمام مذاہب میں جہاں اور بہت سی عبادات موجود ہیں، وہاں روزہ کی عبادت بھی تواتر سے موجود ہے۔

ہندومت تقریباً چار ہزار سال پہلے ہندوستان میں اختیار کیا گیا۔ ہندومت میں ویکنٹا ایکادشی وہ تہوار ہے، جس میں دن کو روزہ (برت) رکھا جاتا ہے اور رات کو عبادت کی جاتی ہے۔ ہندو جوگی جب چلہ کشی کرتے ہیں تو وہ چالیس دن تک روزہ رکھتے ہیں۔ برہمن جو ہندوؤں کی برتر ذات ہے، ان پر ہر ہندو مہینے کی گیارہ تاریخ کو روزہ فرض ہے۔ اس کے علاوہ ہندی مہینے کا تک کے ہر سوموار کو روزہ رکھا جاتا ہے۔ ہندو سنیاسی بھی جب اپنے مقدس مقامات کی زیارت کیلئے جاتے ہیں تو وہ روزہ میں ہوتے ہیں۔ ہندوؤں میں نئے اور پورے چاند کے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کا رواج ہے۔ اس کے علاوہ قریبی عزیز یا بزرگ کی وفات پر بھی روزہ رکھنے کی ریت پائی جاتی ہے۔ ہندومت میں تذکیہ نفس اور کفارے کا روزہ بھی رکھا جاتا ہے۔ ان تمام روزوں کے علاوہ منت، نذر اور شکرانے کے روزوں کا بھی رواج ہے۔ خاص بات یہ کہ ہندو عورتیں اپنے شوہروں کی درازی عمر کیلئے بھی کڑواچوتھ کا روزہ رکھتی ہیں۔

پارسی مذہب جس کی ابتدا حضرت عیسی علیہ السلام سے چھ سو سال پہلے فارس (ایران) میں ہوئی تھی، اس میں بھی روزہ رکھا جاتا ہے۔ لیکن آج کل وہ زیادہ تر کھانا پینا ترک نہیں کرتے بلکہ آنکھ، کان، زبان اور ہاتھ وغیرہ سے گناہ نہ کرنے کی نیت کر کے روزہ رکھتے ہیں۔ ہمارے ہاں عام طور پر کھانا پینا ترک کیا جاتا ہے، لیکن آنکھ، کان، زبان اور ہاتھ وغیرہ سے گناہوں سے بچنے کی کوشش نہیں کی جاتی جبکہ روزہ میں یہ ساری باتیں شامل ہیں۔ بدھ مت جس کا آغاز بھی چھ سو سال قبل مسیح ہندوستان کے شمال مشرقی حصے میں مہاتما بدھ سے ہوا تھا، کے وہ تیرہ اعمال جو خوشگوار زندگی گزارنے کا حصہ ہیں، ان میں روزہ بھی شامل ہے۔

بدھ مت کے بھکشو (مذہبی پیشوا) کئی دنوں تک روزہ رکھتے ہیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ گوتم بدھ کی برسی سے متصل پہلے پانچ دن کے روزے رکھے جاتے ہیں، یہ روزے بھکشو مکمل رکھتے ہیں، لیکن عوام جزوی روزہ رکھتے ہیں، جس میں صرف گوشت کھانا منع ہوتا ہے۔ بدھ مت میں عام پیروکاروں کو ہر ماہ چار روزے رکھ کر گناہوں کا اعتراف اور توبہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے، جبکہ چین کے علاقے تبت میں چار دن کا روزہ رکھا جاتا ہے، جس میں پہلے دو دنوں میں شرائط کچھ نرم ہیں، لیکن تیسرے روزے کی شرائط اتنی سخت ہو جاتی ہیں کہ تھوک نگلنا بھی منع ہوتا ہے۔

مقدس کتاب انجیل میں حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے حواریون کو خوش دلی سے روزہ رکھنے کی تاکید کی ہے۔ عیسائی لوگ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی کثرت سے رکھتے ہیں۔ رومن کیتھولک عیسائیوں میں بدھ اور جمعہ کو اب بھی روزہ رکھا جاتا ہے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ چرچ کا پادری سال میں کسی بھی وقت روزہ رکھنے کا شیڈول جاری کرتا ہے، جو سال کے پہلے تین دن، سات دن، اکیس دن یا مہینے پر مشتمل ہوتا ہے۔ عیسائی لوگ اپنی مرضی اور سہولت کے مطابق شیڈول پسند کر کے روزے رکھتے ہیں۔ ان روزوں کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں پانی پینے کی اجازت ہوتی ہے کیونکہ ان کے بقول پانی خوراک میں شامل نہیں ہے۔ لیکن آج کے جدید دور میں کچھ پادریوں نے روزہ رکھنے کو انسان کی مرضی پر چھوڑ دیا ہے اور فرض کی حیثیت بھی ساکت کر دی ہے۔

مسلمانوں کے علاوہ یہودی بھی بہت زیادہ روزے رکھتے ہیں۔ حضرت موسٰی علیہ السلام پر نازل ہونے والی مقدس کتاب تورات میں کئی مقامات پر روزہ کی فرضیت کا حکم دیا گیا ہے۔ یہودیوں میں تذکیہ نفس اور خیالات کی یکسوئی کیلئے روزہ رکھنے کی رسم پائی جاتی ہے۔ مصیبت اور آفات انسانی کے موقع پر بھی یہودی روزہ رکھتے ہیں۔ بارشیں نہ ہو رہی ہوں اور قحط سالی ہو تو بھی روزہ رکھا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یوم انتقال، یہودی مذہب کے بزرگان اور اپنے والدین کے یوم وفات پر بھی عموماً روزہ رکھا جاتا ہے۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ بہت سے جانور، پرندے اور مچھلیاں بھی روزہ رکھتی ہیں۔ مثال کے طور پر وہ گلہری جو زمین پر بل بنا کر رہتی ہے، وہ سردیوں میں چار سے پانچ پانچ دن کا روزہ رکھتی ہے۔ گلہری یہ روزہ اس لئے رکھتی ہے کہ سردیوں میں اُسے بل میں چھپ کر رہنا پڑتا ہے اور ذخیرہ کی گئی خوراک پر ہی گزارہ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے خوراک کی کمی کی وجہ سے قدرت نے اُسے یہ الہام کر رکھا ہے کہ جب تک سردی ہے اور خوراک کی کمی ہے، وہ چار سے پانچ پانچ دن کا روزہ رکھتی رہے، تا کہ یہ سردیوں کا سخت موسم گزر جائے اور پھر وہ اپنی نارمل زندگی کی طرف لوٹ آئے۔

زقزاق یا مرغ باراں ایک ایسا پرندہ ہے جو امریکہ کی ریاست الاسکا کے دلدلی علاقے میں رہتا ہے اور ہجرت کے موسم میں نو ہزار کلومیٹر کا سمندری دشوار گزار فاصلہ طے کر کے انڈونیشیا کے علاقے میں آتا ہے۔ اس راستے کو عبور کرنے کیلئے اُسے ۷۰ گھنٹوں مسلسل سمندر کے اوپر پرواز کرنا پڑتی ہے اور وہ یہ اتنا طویل فاصلہ روزہ کی حالت میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی دی گئی ہمت اور حوصلے سے طے کرتا ہے۔ پینگوئن سرد علاقوں میں رہنے والا وہ خوبصورت پرندہ ہے، جو ہر سال سردیاں قطب جنوبی میں گزارتا ہے اور بہار آتے ہی قطب شمالی کی جانب سینکڑوں میل کا فاصلہ طے کرتا ہے۔ مادہ پینگوئن انڈے دیتی ہے اور نر پینگوئن دو ہفتے تک روزہ رکھ کر انڈے سینچتا رہتا ہے اور بچوں کی پیدائش تک وہیں گھونسلے میں موجود رہتا ہے۔ اولاد کی خاطر پینگوئن والد کا دو ہفتے کا مسلسل روزہ انسان کیلئے سبق چھوڑتا ہے۔

ایک قدرت کا کرشمہ گھونگھا ہے، جسے انگلش میں سنیل کہتے ہیں، جو زیادہ سخت سردی اور گرمی میں درخت کے تنے، باڑ یا دیوار پر چپک کر اپنے اوپر ایک خول چڑھا لیتا ہے۔ سردی اور گرمی کے خاتمے تک روزہ رکھتا ہے اور موسم اچھا ہوتے ہی اپنی جگہ چھوڑ کر دوبارہ زمین پر آ جاتا ہے۔

اسی طرح پینگولن ایک چیونٹی خور جانور ہے جو سایہ دار اور بے آباد جنگل میں رہتا ہے، ایک ماہ کا مسلسل روزہ رکھتا ہے۔ ایک تو ہجرت کے موسم میں ان جانوروں کی تعداد بڑھ جاتی ہے اور خوارک کی کمی ہو جاتی ہے۔ دوسرا یہ جانور کھانے میں بہت حریص ہوتا ہے اور جلدی موٹاپے کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان باتوں کے پیش نظر یہ جانور ایک ماہ تک کا روزہ رکھتا ہے۔

مندرجہ بالا معلومات پر ہمیں حیران اور تعجب کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ سورہ جمعہ کی آیت نمبر ۱ (**یسبح للہ مافی السموات ومافی الارض**) میں رب کائنات کا واضح فرمان ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ اب کوئی انسان یہ بتا سکتا ہے کہ کبھی درخت، پہاڑ، بادل، جانور اور پرندوں کو اس نے تسبیح و تقدیس کرتے دیکھا ہے۔ نہیں، کیونکہ یہ تمام مخلوقات خداوندی تسبیح خدا تو کرتی ہیں، لیکن ان کی بناوٹ اور نوعیت ہم سے بالکل جدا اور مختلف ہے اور ساتھ ہی ہم ان کی عبادات کو دیکھنے سے قاصر ہیں۔ قرآن کریم کی سورہ رحمن کی آیت نمبر ۶ (والنجم والشجر یسجدان) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اور بیلیں اور درخت (اللہ کو) سجدہ کر رہے ہیں۔ اب کسی انسان نے بیلوں اور درختوں کو کبھی سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا کچھ دیکھنے کی صلاحیت ہی نہیں دی۔ ہم تو قوس قزح کے صرف سات رنگوں کو ہی دیکھ سکتے ہیں، حالانکہ ان رنگوں کے اوپر اور نیچے اور رنگ بھی موجود ہیں، جن کو دیکھنے کی اس انسانی آنکھ میں سکت اور اہلیت نہیں۔ اسی لئے تو قوس قزح کے وہ رنگ جو بنفشی رنگ سے نیچے ہوتے ہیں ان کو الٹرا وائلٹ کہا جاتا ہے اور جو رنگ سرخ رنگ سے اوپر ہوتے ہیں، ان کو انفرا ریڈ کہا جاتا ہے۔

جہاں تک جنات کے روزہ رکھنے کا معاملہ ہے تو وہ بھی اپنے انداز اور طریقے سے روزہ رکھتے ہیں، کیونکہ ایک تو سورہ الذاریات کی آیت نمبر ۵۶ (**وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**) میں ارشاد خداوندی ہے کہ اور میں نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ دوسرا سورہ جن کی آیت نمبر ۱۴ (وانا منا المسلمون ومنا القاسطون) میں جنات کہتے ہیں کہ اور ہم میں سے کچھ مسلمان ہیں اور کچھ نافرمان ہیں۔ ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ جنات عبادت کیلئے پیدا کئے گئے اور ان میں سے کچھ مسلمان بھی ہیں۔ پس جو مسلمان ہیں ان پر بحیثیت مسلمان تمام عبادات بجا لانا لازم اور ناگزیر ہے۔ فرشتوں کے حوالے سے سورہ الانبیا کی آیات نمبر ۱۹ اور ۲۰ (لا یستکبرون عن عبادتہ ولا یستحسرون۔ یسبحون الیل والنھار لا یفترون) میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ وہ عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں۔ رات اور دن کو تسبیح کرتے ہیں، سستی نہیں کرتے۔ قرآن مجید سے فرشتوں کی عبادت تو ثابت ہے، لیکن روایات میں ان کا روزہ رکھنا نہیں ملتا کیونکہ یہ بھوک اور پیاس سے بالاتر ہیں۔

معلوم نہیں اشرف المخلوقات انسان میں سے وہ کون سے لوگ ہیں، جو رب کائنات کے روزہ رکھنے کے فرمان اور حکم کو پس پشت ڈال کر نہ صرف یہ کہ روزہ نہیں رکھتے بلکہ روزہ اور روزہ داروں کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔ ایسے ہی ناشکرے، نافرمان اور بدبخت انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کا نعمتوں، رحمتوں اور برکتوں بھرا مہینہ.............. جاتے جاتے یہ کہتا جاتا ہے کہ افسوس ہے ایسے انسان پر جس نے رب دو جہاں کی طرف سے بھیجے گئے مجھ جیسے مہربان مہینے کو اپنے درمیان پایا، لیکن میرے فیوض اور برکات سے فائدہ نہ اٹھایا۔ پھر بھی اس فانی دنیا میں رب تعالیٰ کے ایسے فرماں بردار نیک بندے بھی موجود ہیں، جو ماہ رمضان کی آمد پر خوش ہوتے ہیں اور اس کی رخصتی پر بہت پریشان ہو جاتے ہیں۔ پس ہم سب کو رمضان المبارک کا خوش دلی سے استقبال کرنا چاہیے اور اپنی دنیاوی و اخروی بھلائی اور بہتری کیلئے تمام تر بہانوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خداوند عالم کے اس فرمان بلکہ ہر فرمان پر سر تسلیم خم کر دینا چاہیے۔

ولایت ٹائمز

اشتہاری پالیسی پر ہنگامہ!

نئی اشتہاری پالیسی اور دھونس دباؤ کو میڈیا کش قرار دیتے ہوئے اپوزیشن ممبران نے ایوان اسمبلی میں الزام لگایا کہ محکمانہ اشتہارات کی ریٹس میں کمی لاکر مقامی اخبارات کو مالی بدحالی کا شکار بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے جموں وکشمیر میں اخبارات میں شائع ہونے والے اشتہارات کی ریٹ مرکزی حکومت کی رائج کردہ ریٹس کے برابر کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا کہ جمہوریت کے چوتھے ستون کو دبانا صحت مند علامت نہیں ہے۔ اُدھر حکومت نے ترمیم شدہ اشتہاری پالیسی 2016 میں خامیوں کی تصحیح کا اعلان کرتے ہوئے ریاستی سرکار نے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ میڈیا انجمنوں کی یادداشتوں کو سنجیدگی کے ساتھ زیر غور لایا جائیگا۔ سرکار کے ترجمان اور وزیر تعلیم نعیم اختر کا کہنا تھا کہ نئی اشتہاری پالیسی سے جموں وکشمیر میں صحافت مضبوط ہوجائے گی۔ اس سے قبل قانون ساز اسمبلی میں نئی اشتہاری پالیسی اور مبینہ طور میڈیا کو دبانے کے معاملے پر اپوزیشن اور حکمران اتحاد میں شامل ممبران کے درمیان الزامات وجوابی الزامات کا تبادلہ ہوا۔ وزیر تعلیم نعیم اختر کی طرف سے مبارک گل کو انگریزی سمجھ میں نہ آنے کا غیر ارادی طعنہ دینے پر سابق اسپیکر سخت ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ حکومت ممبران اسمبلی کی توہین نہیں کرسکتی ہے۔ اس سے قبل نوانگ ریگزن جورا اور غلام نبی لون ہانجورہ کے درمیان بھی تلخ کلامی کی نوبت پیدا ہوئی اور اول الذکر نے الزام لگایا کہ موجودہ سرکار پالیسی بنانے سے پہلے ہی اس پر عمل درآمد شروع کردیتی ہے، جس پر ثانی الذکر نے کہا کہ اگر جورا کا الزام صحیح ثابت ہوا تو حکومت مستعفی ہوجائے گی لیکن اگر الزام غلط ثابت ہوا تو نوانگ ریگزن جورا کو استعفیٰ دینا چاہیے۔ واضح رہے وادی کشمیر سے سینکڑوں روزنامے و ہفتہ وار شائع ہوتے ہیں جو بہت سارے سرکاری اشتہاری سے محروم ہے۔ ان اخبارات سے وابستہ افراد کو بھی طرح طرح کے مشکلات کا سامنا ہے۔ بیرون وملک کی دیگر ریاستوں میں صحافت سے جڑے افراد کو سرکار سہولیت بہم پہنچائی جاتی ہیں مگر کشمیر میں حالات اس کے برعکس ہے۔ یہاں کبھی کبھار سیکورٹی فورسز بھی صحافیوں کو تشدد کا نشانہ بناتے ہیں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندے بھی اپنے مطالبات کو لیکر سڑکوں پر احتجاج کرتے ہیں۔ کئی سالوں سے نئے اخبارات کو اشتہارات کیلئے منظور نہیں کیا جارہا ہے اور اب دیکھنا یہ ہے کہ محبوبہ مفتی کی قیادت والی حکومت کس حد تک صحافیوں کے مسائل کو حل کریگی۔

ماہ مبارک رمضان کے احکامات پر مبنی رسول اللہؐ کا انتہائی ضروری خطبہ

نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹھویں وصی اور امت کے امام حضرت علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام ساتویں، چھٹے، پانچویں، چوتھے، تیسرے اور دوسرے اوصیاء رسول اللہ علیہم السلام اماموں کے حوالے سے پہلے امام اور چوتھے خلیفہ حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے فرمایا: ہم ایک شعبان المعظم کے آخری دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ نے ماہ مبارک رمضان کے احکامات پر مبنی انتہائی ضروری خطبہ ارشاد فرمایا۔

عالمی اردو خبر رساں ادارے "نیوز نور" نے "عیون خبار الرضا" کے حوالے سے ماہ مبارک رمضان کے استقبال کے غرض سے ماہ مبارک رمضان کے احکامات پر مبنی رسول رحمت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا انتہائی ضروری خطبہ کہ جسے آٹھویں امام حضرت علی ابن موسیٰ الرضا نے چھے اماموں کے حوالے سے پہلے امام اور چوتھے خلیفہ حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے جسکا رواں ترجمہ نیوز نور کی طرف سے قارئین کے نذر ہے:

1۔ اے لوگو تمہارے گناہوں کو بخشنے کیلئے خدا کا مہینہ رحمت وبرکت کے ساتھ تمہاری طرف آیا ہے۔
2۔ ایسا مہینہ جو کہ دوسرے تمام مہینوں پر فضیلت رکھتا ہے۔
3۔ اس مہینے میں روزوں کی سب سے بڑکر فضیلت ہے۔
4۔ اس مہینے کی راتیں بڑی فضیلت کی راتیں ہیں۔
5۔ اس مہینے کے لمحے تمام لحات اور اوقات سے عظیم و برتر ہیں۔
6۔ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں آپکو خدا کا مہمان بننے کا دعوت دیتا ہے۔
7۔ اور خدا نے اس مہینے میں تمہاری تکریم کی ہے۔
8۔ رمضان کے مہینے میں تمہاری سانس لینے کو بھی تسبیح کرنے کے برابر ہے۔
9۔ اور اس مہینے میں تمہارا سونا بھی خدا کی عبادت ہے۔
10۔ اس مہینے میں تمہاری عبادت وبندگی خدا کے دربار میں قبول ہے۔
11۔ اس پیارے مہینے میں تمہاری دعا مستجاب ہے۔
12۔ صحیح نیت اور پاک دل کے ساتھ خدا سے اپنی حاجات مانگیں۔
13۔ اور خدا سے اس مہینے میں روزہ رکھنے کی توفیق مانگو۔
14۔ اور قرآن کی تلاوت کرنے کی توفیق مانگو۔
15۔ بدنصیب انسان وہ ہے جو اس مہینہ میں خدا کی بخشش اور معافی کا مستحق نہ بن سکے گا۔
16۔ اس مہینے کی پیاس اور بھوک سے قیامت کی پیاس اور بھوک کو یاد کریں۔
17۔ فقیروں اور محتاجوں کو صدقہ دیں۔
18۔ اس مہینے میں اپنے بزوں کا احترام کریں۔
19۔ چھوٹوں اور بچوں کے ساتھ محبت سے پیش آئیں۔
20۔ اس مہینہ میں سب سے زیادہ صلہ رحم کریں۔
21۔ اپنی زبان کو نامناسب باتوں سے پاک رکھیں۔
22۔ اور جسے خدا نے حلال نہیں کیا ہے اس سے آنکھیں بچاو۔
23۔ اور جو کچھ سننا حلال نہیں اسے نہ سنو۔
24۔ یتیموں کے ساتھ پیار ومحبت کے ساتھ پیش آو تا کہ تمہارے یتیموں کے ساتھ محبت رکھی جائے۔
25۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔
26۔ نماز کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو خدا کی بارگاہ میں دعا کیلئے بلند کریں۔
27۔ کیونکہ نماز کا لمحہ بہترین لمحہ ہے۔
28۔ نماز کے وقت خدا اپنے بندے پر محبت ومہربانی کی نظروں سے دیکھتا ہے۔
29۔ اگر نماز کے وقت خدا سے کچھ مانگیں وہ عطا کرتا ہے۔
30۔ اور جب اسکو پکارو تو جواب دیتا ہے، لبیک کہتا ہے۔
31۔ اور دعا کو قبول کرتا ہے۔
32۔ لوگو! تمہاری جانیں تمہارے اعمال میں جکڑی ہوئی ہیں، خدا سے مغفرت کی درخواست کرکے اسے آزاد کراو؟ں۔
33۔ تمہارے کندھوں پر گناہوں کا بھوج ہے اسے طولانی سجدہ کرکے ہلکا کرو۔
34۔ جان لو خدا نے قسم کھائی ہے کہ نماز گزاروں اور سجدہ کرنے والوں پر عذاب نہیں کرے گا۔
35۔ لوگو! تم میں سے جو کوئی کسی مومن روزہ دار کو افطار کرائے، کسی بندے کو آزاد کرنے کے برابر ہے اور اسطرح خدا اسکی لغزشوں سے درگذر کرے گا۔
ایک صحابی نے سوال کیا! اے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، ہم بھی میں افطار دینے کی طاقت نہیں اور دوسروں کو پیٹ بھر کھلا نہیں سکتے ہے۔
36۔ پیغمبر نے فرمایا: خرما دانے، اور تھوڑا پانی سے جہنم کی آگ کو خود سے دور کرو۔
37۔ لوگو! جو کوئی اس مہینے میں اپنے اخلاق کو ٹھیک کرے ان میں بہتری لائے، ایسا کرنا پل صراط سے گذرنے کا پروانہ ہوگا۔
38۔ اور جو کوئی اپنے ماتحت کے ساتھ اس مہینے میں نرمی کے ساتھ پیش آئے گا، زیادتی نہیں کرے گا خدا اسکے حساب کو آسان بنائے گا۔
39۔ اور جس کے شر سے اس مہینے میں لوگ امان میں رہیں گے قیامت کے دن خدا اپنے غضب کو اس پر روکے گا۔
40۔ اور جو کوئی اس مہینے میں یتیم نوازی کرے گا، قیامت کے دن خدا اسکی نوازش کرے گا۔
41۔ اور جو کوئی اس مہینے میں صلہ رحم کرے گا، خدا قیامت کے دن اسے اپنی رحمت کا مستحق قرار دے گا۔
42۔ اور جو کوئی قطع رحم کرے، خدا قیامت کے دن اسے اپنی رحمت سے محروم رکھے گا۔
43۔ اور جو کوئی خدا کی اطاعت وبندگی کی نیت سے ایک مستحب نماز بجالائے خدا اسکے لئے جہنم کی آگ سے نجات کا پروانہ صادر کرتا ہے۔
44۔ اور جو کوئی ایک واجب انجام دے گا اسے ستر واجب انجام دینے کے ثواب حاصل ہونگے۔
45۔ اور جو کوئی اس مہینہ میں مجھ [رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] پر زیادہ درود بھیجے گا، خدا قیامت کے دن اسکے نیک اعمال کا پلہ بھاری کردے گا۔
46۔ اور جو کوئی اس مہینے میں ایک آیت کی تلاوت کرے گا اسے دوسرے مہینوں میں ایک ختم قرآن کے ثواب حاصل ہونگے۔
47۔ لوگو! اس مہینے میں جنت کے دروازے کھلے ہیں، خدا سے درخواست کریں کہ انہیں تمہاری طرف بند نہ کرلے۔
48۔ اور جہنم کے دروازے تمہاری طرف بند ہیں، خدا سے درخواست کریں کہ انہیں تمہاری طرف کھول نہ دے۔
49۔ اور اس مہینے میں شیطان زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے، خدا سے درخواست کریں کہ اسے آپ پر مسلط نہ کرلے۔

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: میں کھڑا ہوگیا اور عرض کی: اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس مہینے میں سب سے بڑی عمل کیا ہے؟
آنحضرت نے فرمایا: ای اباالحسن، اس مہینے میں سب سے بڑی عمل یہ ہے کہ خدا نے جس عمل کو حرام قرار دیا ہے اس سے دوری اختیار کرے۔

منبع: بحار/ ج۹۲/ ص۵۱ ۷ و ۸۵۳؛ عیون ؟خبار الرضا/ ج۱/ ص۵۹۲

قارئین اپنے مراسلے و مضامین "ولایت ٹائمز" کے ای میل editorwilayattimes@gmail.com پر ارسال کریں۔

اتحاد کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت

او آئی سی یوتھ فورم

جینوا/نیوز نور: اسلامی تعاون تنظیم کی شاخ یوتھ فورم کے سیکرٹری جنرل نے کہاہیکہ اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ دینا عصر حاضر کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اسلامی تعاون تنظیم کی شاخ یوتھ فورم کے سیکرٹری جنرل "علامہ الدین مہدی" نے ایران کے شمال مشرقی شہر مشہد میں چوتھی بین الاقوامی اسلامی تعاون تنظیم کی سربراہی کانفرنس میں دنیا بھر میں مسلم ممالک کے درمیان اتحاد اور برادرانہ تعلقات کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ انتہا پسند گروہوں کو کچلنے کیلئے نوجوان نسل کو علم کے زیور سے آراستہ کرنا عصر حاضر کی اہم ترین ضرورت ہے۔ انہوں نےکہا کہ اسلامی تعاون تنظیم کا بین الاقوامی ادارہ اسلامی ممالک میں نوجوان نسل کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرنے اور انہیں روزگار کے مواقع فراہم کرنے کا وعدہ بند ہے۔

اقوام متحدہ استکباری قوتوں کی کٹھ پتلی: امریکی تجزیہ نگار

واشنگٹن/نیوز نور/ امریکہ کے ایک تجزیہ نگار نے اقوام متحدہ کو استکباری قوتوں کی کٹھ پتلی قرار دیا ہے۔ امریکہ کے ایک سیاسی تجزیہ نگار "برائن بیکر" نے پریس ٹی وی کیساتھ انٹرویو میں یمن جنگ میں بچوں کے حقوق پامال کرنے کی پاداش میں سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں کو بلیک لسٹ کرنے اور پھر ان کا نام بلیک لسٹ سے خارج کرنے کے اقوام متحدہ کے متنازعہ فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کا نام نہاد ادارہ استکباری طاقتوں کی کٹھ پتلی بن چکا ہے جس کو یہ استکباری طاقتیں اپنے ناجائز مفادات کی تکمیل کیلئے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں کو بچوں کے قاتلوں کے لسٹ سے خارج کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اقوام متحدہ کا نام نہاد ادارہ دنیا کو انصاف دلانے میں ایک غیر جانبدارانہ کردار ادا کرنے میں پوری طرح ناکام رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کا نام نہاد ادارہ ہمیشہ سے طاقتور اور استکباری

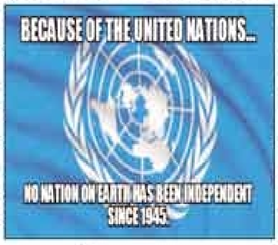

ممالک کا مظلوم، نہتے اور غریب قوموں کے خلاف ایک ایسا آلہ رہا ہے وصرف پیسے والوں اور غنڈہ گردوں کی باتوں پر کان دھرتا ہے۔ موصوف تجزیہ نگار نے کہا کہ یمنی بچے ایسے کمزور طبقے سے تعلق رکھتے ہیں جنکی بات کو آگے بڑھانے کیلئے کسی ادارے یا تنظیم کی ضرورت تھی لیکن بدقسمتی سے یمنی بچوں کے پاس اقوام متحدہ کو عطیہ دینے کیلئے 100 ملین ڈالر موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے سعودی عرب کے ذریعے اقوام متحدہ کو بلیک میل کرنے کے رپورٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب جو کہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی میں مصروف عمل ہے نہیں چاہتا ہے کہ سچ بات دنیا کے سامنے آئے۔ برائن بیکر نے مزید یمنی بچوں کے قتل عام اور سعودی جرائم پر امریکہ کی کڑی الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے بھی سعودی عرب کی طرح اقوام متحدہ کے نام نہاد ادارے کو کئی بار دوسرے ممالک میں فوجی مداخلت کیلئے استعمال کیا ہے۔

سعودی افواج کیلئے یمن میں روزہ رکھنا واجب نہیں: آل شیخ

ریاض/ اپنے عجیب وغریب فتوؤں کے حوالے سے مشہور سعودی مفتی اعظم عبدالعزیز الشیخ نے اپنے فتوؤں کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے یمنی سرحد پر موجود سعودی فوجیوں کیلئے ماہ رمضان المبارک کے حوالے سے فتویٰ جاری کردیا ہے۔ آل الشیخ نے فوجیوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت دیتے ہوئے کہا ہے کہ یمنی فوجیوں میں سے جو کوئی روزہ نہ رکھنا چاہے تو اُس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ فوجی حالت جنگ میں ہیں اس لئے روزہ رکھنا واجب نہیں۔ یاد رہے کہ اسلام میں جنگ کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کے احکامات کہیں بھی نہیں ملتے، اور اس کی واضح مثال جنگ بدر سے ملتی ہے جہاں صحابہ کرام نے روزہ کی حالت میں کفار کے خلاف اسلام کا بھرپور دفاع کیا تھا۔ اور اپنے قیمتی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا تھا۔

سعودی عرب اپنی چودھراہٹ کو دنیائے عرب پر مسلط کرنا چاہتا ہے: سابق امیر قطر

دوحہ/ سعودی عرب اپنی چودھراہٹ کو دنیائے عرب پر مسلط کرنا چاہتا ہے جبکہ سعودی عرب کے یمن پر اندھادھند حملے ایک غلط اقدام ہے۔ قطر کے سابق امیر حمد بن خلیفہ آل ثانی نے عرب میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ سالوں سے عربوں کے درمیان برادر کشی نہیں تھی مگر گزشتہ دو سالوں سے سعودی عرب کی قیادت میں یہ سلسلہ شروع ہوا ہے۔ سعودی عرب اپنی چودھراہٹ کو دنیائے عرب پر مسلط کرنا چاہتا ہے اسی لیے وہ یمن پر اندھادھند حملے کر رہا ہے۔ امیر حمد بن خلیفہ آل ثانی نے کہا کہ سعودی عرب کے ناتجربہ کار حکام جلد بازی کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے عرب ممالک کی سیکیورٹی خطرے میں پڑتی جا رہی ہے۔ شیخ حمد بن خلیفہ آل ثانی نے عرب ممالک کو خبردار کرتے ہوئے کہا "اگر دنیائے عرب نے سعودی سیاستوں کا مقابلہ نہیں کیا تو جلد ہی عربی شناخت محو ہو جائیگی۔

یمن کے خلاف جارحیت جاری رکھنے کا کوئی جواز نہیں: سربراہ یمن تحریک

یمن کی عوامی تحریک انصاراللہ کے سربراہ عبدالملک بدرالدین حوثی نے جارحین کے مقابلے میں استقامت پر تاکید کی ہے۔ عبدالملک بدرالدین حوثی نے اپنے ملک پر سعودی عرب کی قیادت والے اتحاد کے حملوں کو ناجائز قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب تک جارحیت جاری رہے گی تب تک یمنی قوم ظالموں کے مقابلے میں ڈٹی رہے گی۔ عبدالملک بدرالدین حوثی نے پیر کے دن اپنی تقریر میں کہا کہ یمن کے خلاف جارحیت جاری رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر فریق مقابل نیک نیتی اور عقل سے کام لیتا تو راہ حل تک پہنچنا ممکن تھا۔ عبدالملک بدرالدین حوثی کا مزید کہنا تھا کہ اگرچہ ہماری قوم کو بے پناہ مشکلات کا سامنا ہے لیکن وہ اپنی اقدار، اخلاق، خودمختاری اور وقار کا دفاع کرتی رہے گی۔ واضح رہے کہ سعودی عرب نے پچیس مارچ سنہ دو ہزار پندرہ سے بعض عرب ممالک کے ساتھ ایک اتحاد قائم کرکے اور امریکہ کی حمایت کے ساتھ یمن کے مفرور سابق صدر عبدربہ منصور ہادی کو اقتدار پر واپس لانے کے لئے یمن اور اس ملک کے عوام کو اپنے وسیع حملوں کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ جس کے نتیجے میں اب تک سات ہزار سے زیادہ یمنی شہری شہید اور زخمی ہو چکے ہیں۔

امریکی ڈرون حملہ پاکستان کی خودمختاری کی خلاف ورزی ہے: چینی وزارت خارجہ

بیجنگ/بلوچستان میں امریکی ڈرون حملہ پاکستان کی خودمختاری کی خلاف ورزی ہے۔ ترجمان چینی وزارت خارجہ کا بیجنگ نے پریس بریفنگ کے دوران کہا کہ پاکستان نے افغان مفاہمتی عمل اور انسداد دہشت گردی کے لیے بڑے پیمانے پر اقدامات کیے، افغان مصالحتی عمل کے لیے چار ملکی گروپ تشکیل دیا گیا جس کا مقصد افغانستان میں امن قائم کرنا ہے جب کہ تمام فریق افغان مصالحتی عمل کے حصول کے لیے اقدامات کریں۔ بیجنگ میں چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بلوچستان میں امریکی ڈرون حملے کے خلاف چین بھی پاکستان کی حمایت میں آ گیا اور چینی وزارت خارجہ نے نوشکی ڈرون حملے کو پاکستان کی خودمختاری کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ چینی وزارت خارجہ نے بلوچستان کے علاقے نوشکی میں ڈرون حملے پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ ڈرون حملہ پاکستان کی خودمختاری کی خلاف ورزی ہے جب کہ عالمی برادری کو پاکستانی سالمیت، خودمختاری کا احترام کرنا چاہیے۔ ترجمان چینی وزارت خارجہ کا کہنا تھا کہ پاکستان نے افغان مفاہمتی عمل اور انسداد دہشت گردی کے لیے بڑے پیمانے پر اقدامات کیے، افغان مصالحتی عمل کے لیے چار ملکی گروپ تشکیل دیا گیا جس کا مقصد افغانستان میں امن قائم کرنا ہے جب کہ تمام فریق افغان مصالحتی عمل کے حصول کے لیے اقدامات کریں۔

امریکہ مفاد پرست، مطلب نہ ہو تو انکا رویہ بدل جاتا ہے: سرتاج عزیز

اسلام آباد/ پاکستان کے مشیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ امریکہ مفاد پرست ہے اس سے تعلقات غور طلب ہیں، پچاس ساٹھ سالہ تاریخ میں جب انھیں ضرورت ہوتی ہے آجاتے ہیں، جب ضرورت نہیں ہوتی تو چلے جاتے ہیں۔ پاکستان کے مشیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ امریکہ مفاد پرست ہے اس سے تعلقات غور طلب ہیں، پچاس ساٹھ سالہ تاریخ میں جب انھیں ضرورت ہوتی ہے ا؟ جاتے ہیں، جب ضرورت نہیں ہوتی تو چلے جاتے ہیں۔ امریکی قیادت کے اعلیٰ عہدے داران پاکستان کے دورے پر ا؟ ئیں گے تو اپنے تحفظات کا کھل کر اظہار کریں گے۔ مشیر خارجہ سرتاج عزیز کا کہنا تھا کہ امریکہ کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان نے ہمیشہ امریکہ کا ساتھ دیا، ہمارا یہ تحفظ ہے کہ ہماری سیکیورٹی کا خیال رکھا جائے۔ مشیر خارجہ کا کہنا تھا کہ ہندوستانی وزیر خارجہ کے دورہ پاکستان میں کافی برف پگھلی، لیکن پٹھان کوٹ واقعہ کی وجہ سے پاک ہندوستان سیکرٹری خارجہ مذاکرات شروع نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان غیر ریاستی عناصر کی دہشتگردی کی بات کرتا ہے جبکہ اسکے ریاستی عناصر پاکستان میں دہشتگردی میں ملوث ہیں۔

حلب کو غیر ملکی حمایت یافتہ دہشتگردوں کیلئے قبرستان بنائیں گے: شامی صدر

دمشق/شام کے صدر بشار اسد نے کہا ہے کہ حلب کو غیر ملکی حمایت یافتہ دہشتگردوں کا قبرستان بنا دیا جائے گا۔شام کے صدر بشار اسد نے نومنتخب پارلیمنٹ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح ہم نے پالمیرا کو آزاد کرایا ہے اسی طرح شام کی ایک ایک بالشت زمین کو دہشت گردوں کے قبضے سے آزاد کرائیں گے۔شام کے صدر نے پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فتح کے سوا ہمارے سامنے اور کوئی دوسرا آپشن نہیں ہے۔انہوں نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ شام کے عوام ظلم وستم کے مقابلے میں پوری طرح ڈٹے ہوئے ہیں اور دہشت گردانہ اقدامات سے شام کے عوام کے اتحاد کو کمزور نہیں کیا جا سکتا کہا کہ شام کے متعدد شہر منجملہ حلب مسلح گروہوں کے حملوں کا مقابلہ کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ حلب کو غیر ملکی حمایت یافتہ دہشت گردوں کا قبرستان بنا دیا جائے گا۔شام کے صدر نے جنیوا مذاکرات کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ شامی عوام اور حکومت کے مخالفین اپنے غیر ملکی آقاؤں کے کہنے پر جنیوا گئے تھے اور وہ خود کو شامی عوام کا نمائندہ کہہ رہے تھے جبکہ وہ کسی بھی قیمت پر شامی عوام کے نمائندے کہلانے کے حقدار نہیں ہیں۔شام کے صدر کا کہنا تھا کہ مخالفین کے وفد کے پاس اپنا کوئی ایجنڈا نہیں تھا اور وہ وہی کہتے تھے جو ریاض یا دیگر ملکوں کے حکام ان سے کہتے تھے شام کے صدر نے کہا کہ جب مخالفین اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام ہو گئے تو انہوں نے جنیوا مذاکرات کو ترک کر دیا۔بشار اسد کا کہنا تھا کہ شام میں کوئی بھی سیاسی عمل اسی وقت شروع ہو سکتا ہے جب دہشت گردوں کا پوری طرح صفایا کر دیا جائیگا۔شام کے صدر نے پارلیمنٹ کے اجلاس سے خطاب میں کہا کہ مذاکرات کے دوران شامی حکومت کے نمائندوں کو جو تجاویز پیش کی گئی تھیں وہ جال میں پھنسانے کی کوشش تھی۔ان کا کہنا تھا کہ ہم اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے کہ دوسرے ہم پر اپنی مرضی مسلط کریں۔شام کے صدر کا کہنا تھا کہ ملک میں سرگرم مخالف مسلح گروہ ملک میں فتنہ اور اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن انہیں شکست کا سامنا کرنا ہوگا کیونکہ وہ شام کے عوام کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتے اور شام کے عوام دشمنوں کی سازشوں پر غلبہ حاصل کر لیں گے۔انہوں نے دہشت گرد گروہوں کیلئے سعودی عرب اور ترکی جیسے ملکوں کی حمایت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب اور ترکی کھل کر دہشت گردوں کی حمایت کر رہے ہیں لیکن امریکا نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ ترکی شام کی شمالی سرحدوں سے دہشت گردوں کو شام کے اندر بھیجتا ہے۔انہوں نے حزب اللہ کے عہدیداروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں حزب اللہ کی کوششوں اور فداکاریوں کو ہم کبھی بھی فراموش نہیں کریں گے۔

ایٹمی معاہدے کے بعد ایران سے امریکہ کی دشمنی میں اضافہ: آقای لاریجانی

اسلامی جمہوریہ ایران کی عدلیہ کے سربراہ نے کہا ہے کہ ایٹمی معاہدے کے بعد ایران سے امریکا کی دشمنی میں اضافہ ہوا ہے۔

ایران کی عدلیہ کے سربراہ آیت اللہ صادق آملی لاریجانی نے عدلیہ کے اعلی حکام کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایٹمی معاہدے کے بعد امریکا نے جو رویہ اپنایا ہے اس سے ایران کے ساتھ امریکا کی انتہائی دشمنی کا اندازہ ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ امریکی حکام یہ سمجھ رہے تھے کہ ایٹمی معاہدے کے بعد اسلامی جمہوریہ ایران ان کے سامنے جھک جائے گا اور اسلامی انقلاب کی قدروں سے دستبردار ہو جائے گا لیکن ان کی امید ناامیدی میں تبدیل ہو گئی اور اسی بنا پر وہ ایران کے خلاف اپنے تکراری دعوے اور زیادہ شدت کے ساتھ پیش کرنے لگے۔ایران کی عدلیہ کے سربراہ نے امریکی وزارت خارجہ کی سالانہ رپورٹ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے جس میں ایران کو دہشت گردی کی حمایت کرنے والے ملکوں کی فہرست میں رکھا گیا ہے کہا کہ امریکا خود دہشت گردوں کا سب سے بڑا حامی ہے۔انہوں نے کہا کہ امریکا یمن اور فلسطین میں آل سعود اور صیہونی حکومت کی حمایت کر رہا ہے۔

اسرائیل میں سعودی سفارتخانہ کھولے جانے کا انکشاف

اٹلی/فرانسیسی جرنلسٹ، تیری میسن کی ویب سائٹ "ولٹر نیٹ ورک" نے دعوی کیا ہے کہ سعودی عرب اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات کو معمول پر لانے اور تل ابیب میں سعودی سفارت خانہ کھولنے کے حوالے سے بہت سنجیدہ ہے۔اس رپورٹ کی بنیاد پر کہا جا رہا ہے کہ تل ابیب میں کھولا جانے والا سعودی عرب کا سب سے بڑا سفارت خانہ ہوگا۔اس حوالے سے یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اسرائیل میں سعودی سفیر کے عنوان سے سعودی بادشاہ کے چچا زاد بھائی اور بین الاقوامی شہرت یافتہ سرمایہ کار، ولید بن طلال کو منتخب کیا جا چکا ہے۔

فلسفہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والے اس سعودی شہزادے نے اپنی زیادہ تر دولت سرمایہ کاری اور حصص کی خریداری سے اکٹھی کی ہے۔ولید بن طلال پر کئی بار اسرائیل کی حمایت کرنے کا الزام لگایا گیا ہے لیکن وہ ان افواہوں کی تردید کرتے ہیں۔

دشمن کی شناخت اسلامی انقلاب کی اہم خصوصیت، ایران کا سب سے بڑا دشمن امریکا/سپاہ پاسداران

تہران/سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی بحریہ کے کمانڈر نے کہا ہے کہ ڈرون طیاروں کا یونٹ سپاہ کی بحریہ کی دفاعی اور آپریشنل توانائیوں کا پانچواں مضبوط ستون ہے۔سپاہ کے ڈرون یونٹ کے معائنے کے موقع پر سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی بحریہ کے کمانڈر ایڈمرل علی فدوی نے کہا کہ اطلاعات ومعلومات کے حصول اور کارروائیوں کی انجام دہی میں ڈرون یونٹ کا کردار بہت ہی اہم ہے۔ڈرون طیاروں کا شعبہ سپاہ کی بحریہ کا ایک بہت ہی اہم شعبہ ہے۔ایڈمرل فدوی نے کہا کہ بحری جنگی بیڑے، کمانڈوز، میزائل اور فضائی شعبے بھی سپاہ کی بحریہ کی دفاعی اور آپریشنل توانائیوں کا ستون ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ جیسے جیسے وقت گذرتا جا رہا ہے دنیا کی مسلح افواج میں ڈرون طیاروں کی اہمیت اور کردار پہلے سے زیادہ نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔سپاہ پاسداران کی بحریہ کے کمانڈر علی فدوی نے کہا کہ دشمن کی شناخت اسلامی انقلاب کی اہم خصوصیت اور معیار ہے۔انہوں نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے سب سے بڑے دشمن امریکی حکام ہیں۔بعض چھوٹے اور کمزور ملکوں کی دشمنی اپنی جگہ لیکن اصل دشمن امریکا ہے جسے دنیا میں دوسرے لوگ ایک بڑی مادی طاقت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔

دنیا مظلوم فلسطینیوں کی مدد کریں اور بیت المقدس کو آزاد کرائیں: عیسائی رہنما

غزہ/فلسطین میں ارتھوڈکس عیسائیوں کے اسقف اعظم نے مسلمانوں اور دنیا کے حریت پسندوں سے مسئلہ فلسطین کی حمایت کرنے اور غاصب صیہونی حکومت کے تسلط سے بیت المقدس کو نجات دلانے کی اپیل کی ہے۔فلسطین کے ارتھوڈکس عیسائیوں کے اسقف اعظم "عطاء اللہ حنا" نے مقبوضہ قدس کو امت مسلمہ کی عزت و وقار قرار دیا اور مسلمانوں، عیسائیوں اور دنیا کے حریت پسندوں سے اپیل کی کہ وہ فلسطینی قوم اور اسلامی مقدسات کی حمایت کے لئے، صرف کانفرنسوں اور بیانات جاری کرنے پر ہی اکتفا نہ کریں۔عطاء اللہ حنا نے مزید کہا کہ قدس پر صیہونی حکومت کے غاصبانہ قبضے کے وقت سے اب تک کسی بھی مسلمان اور عیسائی اور کسی بھی تاریخی آثار کو امان حاصل نہیں رہا ہے اور یہ غاصب اور نسل پرست حکومت ان آثار کو محو کرکے، فلسطینی اور عیسائی آبادی والے علاقوں کو یہودی بنانے میں مشغول ہے۔عطاء اللہ حنا نے فلسطینی قوم کی امنگوں اور اہداف کے عملی جامہ پہنچنے کے لئے فلسطینی گروہوں کے درمیان اتحاد کی ضرورت پر تاکید کی اور اس اطمینان کا اظہار کیا کہ یہ اتحاد، غاصب اسرائیلی حکومت کی گوشہ نشینی اور قدس کی آزادی پر منتج ہوگا۔

امریکا، صیہونی ریاست کو اب تک کا سب سے بڑا فوجی پیکیج دے رہا ہے: سوزان رائس

واشنگٹن/امریکہ کی قومی سلامتی کی مشیر سوزان رائس نے واشنگٹن میں امریکی یہودیوں کی بین الاقوامی کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کو امریکہ کا نیا فوجی پیکیج تقریبا چالیس ارب ڈالر کا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی فضائیہ اور میزائلی سسٹم کی تقویت کر سکے گا۔واضح رہے کہ امریکی حکومت نے اپریل میں سینیٹ کے دباؤ میں اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ وہ اسرائیل کے لئے امریکی فوجی امداد کی تاریخ کا سب سے بڑا فوجی پیکیج دے گی۔امریکہ اور اسرائیل نے دو ہزار اٹھارہ میں ختم ہونے والے اپنے فوجی معاہدے کی مدت میں توسیع کے لئے بھی بلاوقفہ مذاکرات شروع کر دیئے ہیں ان دونوں حکومتوں کی کوشش ہے کہ اس معاہدے کی مدت آئندہ دس برسوں کے لئے مزید بڑھا دی جائے۔بہت سے مبصرین امریکی حکومت کی طرف سے صیہونی حکومت کو دیئے جانے والے اس فوجی پیکیج کو امریکا کے آئندہ صدارتی انتخابات کے تناظر میں دیکھ رہے ہیں۔اس وقت امریکا کی دونوں بڑی سیاسی جماعتیں صدارتی انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے صیہونی حکومت اور صیہونی لابی کی خوشنودی حاصل کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔

وادی میں نوعمر لڑکے ڈرائیور اور کنڈیکٹر کا پیشہ اختیار کر رہے ہیں؟

لیبر قوانین پر کئی بھی عملدرآمد نہیں، نونہال بچے علم کے نور سے محروم

سرینگر/شہر سرینگر میں ٹریفک قوانین پر عملدرآمد کا دعویٰ کرنے والوں کو سانپ سونگھ گیا ہے کیونکہ مختلف روٹوں پر چلنے والی مسافر بردار گاڑیوں میں نوعمر لڑکے کنڈیکٹری کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ حکام کے سامنے سب کچھ ہو رہا ہے تاہم آج تک کسی بھی ٹرانسپورٹر کے خلاف نہ تو قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی اور نہ ہی کسی ٹرانسپورٹر کو سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا گیا۔ پوری وادی میں لیبر قوانین کی دھجیاں اڑائی جارہی ہے متعلقہ محکمہ کے بعض اہلکار بہتی ہوئی گنگا میں ہاتھ ڈبو کر اپنے لئے شکم سیری کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔ نمائندے کے مطابق وادی میں بڑھتے ہوئے ٹریفک حادثات کی وجہ سے اموات کی شرح میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا جارہا ہے، گنجان آبادی والے شہر سرینگر اور اس کے مضافاتی علاقوں کے ساتھ ساتھ دیگر قصبہ جات میں بھی آئے روز ٹریفک حادثات کی اطلاعات برابر موصول ہوتی رہتی ہیں اور شاید ہی کوئی ایسا دن گزرتا ہو کہ کشمیر وادی کے کسی نہ کسی گوشے سے بھیانک حادثے میں کسی مسافر یا راہگیر کے از جان ہونے کی پُر رنج خبر نہ ملے۔ روز روز پیش آنے والے سڑک حادثات میں تشویشناک حد تک اضافہ سے عام لوگوں میں فکرمندی اور بے چینی پھیلنی لازمی ہے، لیکن عیاں ہو رہا ہے کہ متعلقہ حکام اس حوالے سے غفلت کی چادر اوڑھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ سوائے اس کے کہ قصوروار ڈرائیوروں کے خلاف قانونی چارہ جوئی عمل میں لا کر فوجداری کے طویل سلسلے شروع کیے جاتے ہیں۔ جبکہ عام لوگوں کے سامنے کھڑی اس بلا میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ستم ظریفی یہ بھی ہے کہ ناتجربہ کار اور کمسن لڑکے بھی عام شاہراؤں پر اپنی گاڑیوں کو ہوا کے ساتھ باتیں کروانے میں کسی کا ڈر یا خوف محسوس نہیں کرتے ہیں اگرچہ ملک کی دیگر ریاستوں میں بھی ٹریفک حادثات پیش آتے رہتے ہیں مگر وہاں کے حکام تماشائی کا رول ادا کرنے کے بجائے کارگر حکمت عملی ترتیب دیتے ہیں اور اس طرح سے سڑک حادثات کو کم کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ لیکن ہماری ریاست کا باوا آدم ہی کچھ نرالا ہے کہ کوئی اندوہناک سڑک حادثہ پیش آتا ہے تو متعلقہ محکمہ کے اہلکار حرکت میں آجاتے ہیں مگر دو چار یوم گزر جانے کے بعد پھر وہی صورتحال سامنے آجاتی ہے۔ عوامی حلقوں کا ماننا ہے کہ جب تک محکمہ ٹریفک کے اہلکار ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو قانون کے شکنجے میں آنے کیلئے ٹھوس اقدامات نہیں اٹھائیں گے تب تک حادثوں کا نہ تھمنے والا سلسلہ جاری رہے گا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ سڑک حادثات زیادہ تر نہ تجربہ کاری اور تیز رفتاری کے باعث زیادہ تر پیش آتے ہیں اور جب تک خصوصاً تیز ڈرائیونگ کے جن کو قابو نہیں کیا جائے گا تب تک قیمتی جانیں تلف ہوتی رہیں گی اور لوگوں کے اپاہج ہونے کا دائرہ بھی وسیع ہو جائے گا۔ وادی میں سڑک حادثات اگر روکنا ہوگا تو زمینی سطح پر کارگر اور موثر اقدامات اٹھانے پڑیں گے ورنہ تو نے سگنل دیکھا نہ میں نے سگنل دیکھا ایکسیڈنٹ ہو گیا رب ربی الفاظ سننے کو ملیں گے۔ عوامی حلقوں کے مطابق شہر سرینگر میں ٹریفک قوانین کی دن دہاڑے دھجیاں اڑائی جارہی ہیں، حکام ٹریفک قوانین کی عملدرآمد کرانے میں بری طرح سے ناکام ثابت ہو گئے ہیں۔ شہر سرینگر کے مختلف روٹوں پر چلنے والی گاڑیوں میں نوعمر لڑکے کنڈیکٹری کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ (جے کے این ایس)

> ستم ظریفی کہ ناتجربہ کار اور کمسن لڑکے بھی عام شاہراؤں پر اپنی گاڑیوں کو ہوا کے ساتھ باتیں کروانے میں کسی کا ڈر یا خوف محسوس نہیں کرتے ہیں

حضرت فاطمہ زہرا (س) امت مسلمہ کیلئے نمونہ کامل: میرواعظ

سرینگر/جموں وکشمیر متحدہ مجلس علماء کے امیر اور کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیرمین میرواعظ ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق صاحب نے سیدۃ نساء العالمین خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراؑ کے یوم وصال کے موقعہ پر اس عظیم اور باوقار خاتون کی پاک سیرت، تقویٰ و طہارت، خشیت الٰہی اور خدمت خلق کے جذبے سے بھرپور زندگی کو پوری انسانیت کیلئے باعث تقلید قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراؑ نے اپنی پوری زندگی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے روش بدوش صرف کر کے پورے انسانی معاشرے کیلئے ہدایت و رہنمائی کے بے مثال باب رقم کئے۔ رمضان المبارک کے عشرہ رحمت کے تیسرے دن آستانہ عالیہ حضرت خواجہ نقشبند صاحبؒ خواجہ بازار میں ایک باوقار مجلس سیرت سے خطاب کے دوران جناب میرواعظ نے حضرت خاتون جنت کی پاکیزہ زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت خاتون جنت کی مبارک زندگی امت مسلمہ کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کیلئے ہر دور میں نمونہ کامل RoleModel کی حیثیت رکھتی ہے۔ میرواعظ نے خصوصیت سے خواتین کشمیر پر زور دیا کہ حضرت خاتون جنتؑ کی مقدس حیات طیبہ اور تعلیمات عالیہ کو اپنا کر اپنی زندگیوں میں ایک صالح اور خوشگوار اسلامی انقلاب لائیں۔ انہوں نے کہا کہ محض رسمی طور پر حضرت خاتون جنت کو خراج عقیدت پیش کرنے سے ہم ہرگز اس بلند ترین دین اسلام کی عظیم محسنہ خاتون کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ جناب میرواعظ نے ماہ رمضان کی عظمت و فضیلت اور اس پورے مہینے میں تزکیہ نفس کرکے حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی مسلمانوں سے تلقین کی۔ جناب میرواعظ نے کہا کہ ماہ صیام جہاں ہمیں اپنے آپ کے احتساب کا موقعہ فراہم کرتا ہے وہیں اپنے گناہوں اور خطاؤں سے توبہ و استغفار، تزکیہ نفس، پاکیزگی اخلاق اور پاکیزگی کردار کا عملی پیغام بھی ہمارے لئے ساتھ لایا ہے۔

پنڈتوں کیلئے علیحدہ کالونی قائم کرنا غلط خیال: امرجیت سنگھ

سرینگر/پنڈتوں کیلئے علیحدہ شہرستان کے قیام کو برا خیال قرار دیتے ہوئے 'را' کے سابق سربراہ اور سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے مشیر خاص برائے کشمیر امرجیت سنگھ دولت نے واضح کیا کہ کشمیریت کا مطلب مل جل کر رہنا ہے نہ کہ الگ الگ۔ اسمبلی حلقہ اننت ناگ کیلئے ہونے والے ضمنی چناؤ کے بارے میں قبل از وقت پیش گوئی کرتے ہوئے امرجیت سنگھ دولت نے کہا کہ یہاں وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی کو کامیابی حاصل ہوگی۔ کشمیر نیوز سروس کے ساتھ بات کرتے ہوئے امرجیت سنگھ دولت کا کہنا تھا کہ یہ کوئی اچھا خیال نہیں کہ کشمیر میں پنڈتوں کیلئے الگ کالونیاں یا شہرستان قائم کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پنڈت کشمیری سماج کا حصہ ہیں اور وہ الگ نہیں رہ سکتے۔ اے ایس دولت نے مجوزہ پنڈت کالونیوں کے سماجی اور سیکورٹی پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری سماج کا حصہ ہونے کی بنا پر پنڈت الگ کالونیوں میں نہیں رہ سکتے اور اگر ان کے لئے ایسے شہرستان یا کالونیاں بنائی گئیں تو وہاں رہنا ان کے لئے خطرے سے خالی نہیں ہوگا۔ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے مشیر خاص برائے کشمیر رہے امرجیت سنگھ دولت نے کہا کہ یہ کشمیریت کے مفہوم کے منافی بھی ہے کہ پنڈتوں کیلئے الگ تھلگ کالونیاں بنائی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح کشمیر میں مختلف مذاہب کو ماننے والے لوگ مل جل کر رہتے آئے ہیں، اسی طرح آگے بھی انہیں ایک ساتھ رہنا بسنا چاہیے اور یہی کشمیریت ہے۔ ریسرچ اینڈ اینالیسز ونگ (را) کے سابق سربراہ کا مزید کہنا تھا کہ الگ تھلگ کالونیوں میں رہ کر پنڈتوں کو ہمہ وقت خطرہ لاحق رہے گا کیونکہ ایسی کالونیاں جنگجوؤں کا آسان نشانہ بن سکتی ہیں۔

مشترکہ ایجی ٹیشن چلانے کی دھمکی

سید گیلانی، میر واعظ اور یٰسین ملک کی جانب سے مشترکہ سمینار میں حریت رھنماوں کا

حکومت کو متنبہ، سینک کالونی اسرائیل طرز کی پالیسی سے تعبیر

سینک وفوجی کالونیوں اور نئی صنعتی پالیسی کو اسرائیلی حکومت کی پالیسی سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ بھارت کشمیری قوم کو اپنی ھی ریاست میں بے گھر اور اجنبی بنانا چاھتی ھے، جس طرح سے فلسطینیوں کے ساتھ کیا گیا ھے اور جس طرح انھیں اکثریت کے بجائے اقلیت میں تبدیل کیا گیا۔

سرینگر

حریت قائدین سید علی گیلانی، میر واعظ عمر فاروق اور محمد یاسین ملک کے اہتمام اور اشتراک سے اتوار کو حیدر پورہ میں ایک روزہ سیمینار کا انعقاد عمل میں لایا گیا، جس میں سینک کالونی، پنڈت کالونیوں اور نئی انڈسٹریل پالیسی کے بارے میں پی ڈی پی، بی جے پی مخلوط حکومت کی مبہم اور مشکوک پالیسی کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ ناگپور کا ایجنڈا ہے اور جن سنگھی قوتیں جموں کشمیر کی ڈیموگرافی تبدیل کرنے اور مسلم اکثریتی کردار کو ختم کرنے کے لیے ان کالونیوں کے قیام کو ایک حربے کے طور پر استعمال کرنا چاہتی ہیں۔ حریت لیڈروں نے متنبہ کیا کہ حکومت نے اگر ان منصوبوں کو ترک نہیں کیا تو اس کے خلاف ایک مشترکہ ایجی ٹیشن چلائی جائے گی اور اس کے جو بھی نتائج نکلیں گے، ان کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ مسلسل 4 گھنٹے تک چلے اس سیمینار میں سید علی گیلانی کے علاوہ میر واعظ عمر فاروق، محمد یاسین ملک کے نمائندے بشیر احمد بٹ، شبیر احمد شاہ کے نمائندے محمد عبداللہ طاری، ایڈوکیٹ میاں عبدالقیوم، ڈاکٹر شیخ شوکت، ڈاکٹر جاوید اقبال، عبدالمجید زرگر، زیڈ جی محمد، حسن زینہ گیری اور شکیل قلندر نے تقریر کیا، جبکہ اس کی نظامت کے فرائض حریت ترجمان ایاز اکبر نے انجام دی۔ حریت کانفرنس (گ) کے چیرمین وبزرگ حریت رہنما سید علی گیلانی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمارا اصل مسئلہ بھارت کا فوجی قبضہ ہے اور باقی جتنے بھی مسائل مختلف اوقات پر سامنے آتے ہیں، وہ اس اصل پرابلم کے آف شوٹس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے پالیسی ساز کشمیر میں نت نئے فتنے کھڑا کرکے اصل مسئلے سے توجہ ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ ان حربوں کے ذریعے سے اپنے فوجی قبضے کو مضبوط بنانا چاہتے اور اس کو دوام بخشنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد فوجیوں کے لیے کالونی بنانے کی کوئی تک نہیں ہے، کیونکہ ریٹائر ہونے کے بعد ہر کوئی اپنے گھر اور اپنی متعلقہ بستی کو لوٹنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنڈت بھائی ہمارے انسانی رشتے کے بھائی اور ہمارے سماج کا ایک اہم حصہ ہیں، ہم ہر وقت ان کی وادی واپسی کا خیر مقدم کرتے ہیں، البتہ ان کے لیے الگ کالونیاں بنانے کی کسی بھی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ کشمیریوں کو مذہب کے نام پر تقسیم کرنے اور یہاں کے مسلمانوں کو بدنام کرنے کی ایک سازش ہے اور بھارت اس طرح سے کشمیریوں کی آزادی کے لیے جدوجہد کو فرقہ وارانہ رنگ دینا چاہتا ہے۔ ضمنی الیکشن کا مکمل بائیکاٹ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے سید علی گیلانی نے کہا کہ پی ڈی پی، نیشنل کانفرنس، پیپلز کانفرنس، عوامی اتحاد پارٹی اور دوسری جتنی بھی الیکشن لڑنے والی جماعتیں ہیں، وہ سب کشمیری قوم کے کاز کی دشمن ہیں۔ وہ ظلم کی اس کلہاڑی کے دستے ہیں، جو بھارت ہم پر چلا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شرعی طور پر بھی ایسے لوگوں کو ووٹ دینا حرام ہے، جو شراب، منشیات اور بے حیائی کے کاموں کو عام کرتے ہیں اور جو ظلم اور جبر کا ساتھ دیتے ہیں۔ اتحاد کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے گیلانی صاحب نے کہا کہ قیادت کو کوئی اختلاف نہیں ہے بنیادی اہداف کے بارے میں۔ ہم سب بھارت کے فوجی قبضے سے آزادی چاہتے ہیں، البتہ جب ہم مل کر کوئی پروگرام دیتے ہیں تو لوگ اس پر یکسوئی کے ساتھ عمل نہیں کرتے ہیں۔ اس سے قبل حریت کانفرنس (ع) کے چیرمین میر واعظ عمر فاروق نے اپنی تقریر میں سینک وفوجی کالونیوں اور نئی صنعتی پالیسی کو اسرائیلی حکومت کی پالیسی سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ بھارت کشمیری قوم کو اپنی ہی ریاست میں بے گھر اور اجنبی بنانا چاہتی ہے، جس طرح سے فلسطینیوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور جس طرح انہیں اکثریت کے بجائے اقلیت میں تبدیل کیا گیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں آنے والے مشترکہ پروگراموں پر عمل کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے مجوزہ منصوبوں کو ناکام بنانے کے لیے ہر ممکن طریقے سے آواز بلند کی جائے گی، البتہ قیادت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رمضان کے مقدس مہینے کے پیش نظر ہلکے اور عوام موافق (Pro-People) پروگرام ہی دیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پنڈت وسینک کالونیوں اور نئی صنعتی پالیسی جیسے منصوبوں کو جب تک علی الاعلان ترک نہیں کیا جاتا، ہماری مشترکہ جدوجہد جاری رہے گی۔ سیمینار میں محمد یاسین ملک، اور شبیر احمد شاہ کو پولیس حراست میں رکھنے کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ دوپہر تک آغا سید حسن کو بھی گھر میں نظر بند رکھا گیا تھا۔ اس موقع پر لوگوں نے آزادی اور اسلام کے حق میں اور بھارتی قبضے کے خلاف فلک شگاف نعرے بلند کئے اور یہ عزم دہرایا کہ قیادت کے مشترکہ پروگرام پر ہر صورت میں اور ہر قیمت پر عمل کیا جائے گا اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی اور کمزوری کا مظاہرہ نہیں کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Human Rights in Islam

By:Leader of Muslim Ummah Imam Khamanei

Part-1 contd.

We see that the organizers of the United Nations Organization and the principal drafters of the Universal Declaration of Human Rights and those who even today shamelessly claim to be the supporters of this declaration are the real authors of those misfortunes.

The issue of human rights is one of the most fundamental human issues and also one of the most sensitive and controversial. During the recent decades, this problem was more political than either ethical or legal.

Although the influence of political motives, rivalries, and considerations have made difficult the correct formulation of this problem, but this should not prevent thinkers and genuine humanists from probing into this problem and ultimately obtaining a solution.

In the West, though the issue of human rights was raised by the thinkers of the post-Renaissance period, it is only since the last two hundred years or so that it became an issue of prominence among the political and social issues of the Western society and an issue of fundamental significance. Perhaps, when we examine the causes of many social changes and political upheavals, we will find the marks of its presence and its principal ideals.

During the last decades this emphasis reached its climax in the West. With the formation of the UNO after the Second World War and the subsequent drafting of the Universal Declaration of Human Rights, a concrete model came into existence as a result of this emphasis that can serve as a criterion and basis of our judgement and analysis of the ideals voiced in this regard during the last two hundred years and especially in the last few decades.

We Muslims, of course, know it very well that if the Western world and the Western civilization have paid attention to this matter in the recent centuries, Islam has dealt with it from all the various aspects many centuries back. The idea of human rights as a fundamental principle can be seen to underlie throughout Islamic teachings. And this does not need any elaboration for a Muslim audience.

That the verses of the Quran and the traditions handed down from the Prophet (SA) and the Imams of his Household (AS), each one of them emphasizes the fundamental rights of man something which has caught the attention of men in recent years- is known to Muslims, and there is no need for the scholars to be reminded about this fact.

However, I would say, that today it is big responsibility on the shoulders of the Islamic society to make this reality known to the world, and not to allow those essential teachings of Islam to be lost in the storm of political clamor and ballyhoo. There were some questions which can be raised in this regard, and to answer them is my principal aim today.

Of course, in the course of the conference you scholars would carry on useful and profound discussions on various aspects of human rights, which will itself serve as a source of information for the Muslim world and enlighten them about the viewpoints of Islam in this regard. The first question is Whether the efforts made during the decades since the Second World War, in the name of human rights have been successful in their purpose or not. The addresses, the assemblies and the sessions held in the United Nations, and the claims made regarding human rights have they succeeded in bringing men closer to their genuine rights, or to at least the major section of the deprived humanity?

The answer to this question is not so difficult; for an observation of the present world conditions is enough to prove that these attempts have not been successful till now. A glance at the conditions of the underdeveloped societies of the world, who form the major part of the human population, is sufficient to reveal the fact that not only the major part of humanity could not achieve their true rights during the last fifty years, but the methods of encroaching upon the rights of the deprived nations have become more sophisticated and complex and more difficult of remedy.

We cannot accept the claims made by those who claim to be champions of human rights, while the bitter realities of the African and Asian nations and the hungry millions of the human race are before our eyes, and watch the constant spectacle of violation of the rights of several nations. Those who have been outspoken in advocating human rights during these last forty years, have themselves grabbed the most fundamental of human rights from the people of the Third-World countries.

It is with their connivance that certain governments and regimes that deny men their most primary rights have managed to survive. The dictators of today's world and also the despots of the last fifty years in Asia, Africa and Latin America- none of them could have established and preserved their dictatorships on their own without reliance upon the big powers. These big powers are exactly those who have coined most of the slogans concerning human rights; it is they who have brought into being the UNO, and even today the UN is at their service.

The economic poverty, hunger and loss of life in several countries of the world are of course the result of intervention, repression, usurpation on the part of the big powers. Who has caused Africa, the land of plenteous resources to see this day? Who has kept the people of Bangladesh and India for years and years under exploitation, and, despite their natural resources and great potentialities, has brought them to the point that today we hear people die of hunger in those countries? Who has plundered the wealth and resources of the Third-World countries, and has brought about hunger, poverty and misfortune for these nations, procuring sophisticated technologies and immense wealth for themselves?

We see that the organizers of the United Nations Organization and the principal drafters of the Universal Declaration of Human Rights and those who even today shamelessly claim to be the supporters of this declaration are the real authors of those misfortunes. Otherwise there is no reason as to why Africa, the land of exuberance and bounties, Latin America with its natural wealth, and the great India, and many other Third- world countries should have lagged behind and remained backward in spite of sufficient man-power and natural resources.

Today, the system of political domination of capital and power prevails in the world, and there is no doubt in it that this system of dominance of capital and power is controlled and steered by the same people who the fathers of the Declaration of Human Rights. Under their wheel of capital, power and machine we see the nations of the world being crushed and struggling helplessly. The UN is the most outstanding product of the efforts made for human rights, yet what has it done in the past for the nations of the world, and what is it doing today?

What active role could the UN play in solving the basic problems of nations and in relieving them of the calamities that befell them? In what instance did the UN emerge as a deliverer of the oppressed from the oppressor? At what point could the UN persuade the big tyrannical powers to refrain from making unjust demands? The UN has even lagged behind most of the nations in this regard.

Today, despite all those claims, we are witnesses to the Apartheid regime in South Africa and to many instances of racism and racial discrimination in the advanced countries themselves. Therefore, it is clear that the UN despite its being the most outstanding example of the endeavor for human rights, has not done anything in this regard. It has intervened in international problems in the role of a preacher or priest. The Security Council is one of the principal organs of the UN, and functions as the main decision-making body; in it the big powers have the right of veto.

That is, every decision that is taken in the UN and in the Security Council against the real agents who handicap the nations, the same agents themselves, the big powers, are able to veto it. The United Nations and its organs, agencies and organizations, whether they are cultural, economic or technical, all of them are under the influence and domination of the big powers. The US pressures over its cultural agency like the UNESCO and others are known to everyone. Since a Muslim was the chief of the UNESCO who desired to maintain his own independence as well as that of the agency, you witnessed how the US subjected the UNESCO to pressures during these last two years.Consequently, we feel that the UN as the most significant outcome of the endeavor for human rights has proved to be an ineffectual and impotent element, which has been created as a consolation for nation that has no practical benefit. On account of the interference on the part of big powers, in cases it functions as their feudatory. We do not of course reject the UN; we believe that this organization ought to exist, and it must be reformed. We ourselves are its member.

Delivered on the occasion of the 5th Islamic Thought Conference 29-31st January, 1997

Printer,Publisher,Owner & Editor in Chief:Waseem Raja;;R.N.I No:JKBIL/2015/63427
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar Kashmir 190001 (J&K);Printed at:Kashmir Images Printing and Publishing House Srinagar
Contact:+91-9419001884;+91-8494001884;Email:editorwilayattimes.com;Website:www.wilayattimes.com